روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

بدھ 31۔اگست 2016ء 27 ذیقعد 1437 ہجری 31 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 199

خدا پر یقین

ڈاکٹر لانس کولٹن وا کر محقق جنگلات ونباتیاتی عضویات لکھتا ہے:

اگر خدا تعالیٰ کی کائنات صرف ان زرخیز سرسبز وشاداب وادیوں تک محدود ہوتی جو کٹتے ہوئے پہاڑوں سے بہہ کر آنے والی مٹی کی تہہ سے بنی ہیں تو علم نباتات کے ماہرین اُسے اتنی وقعت کی نگاہ سے نہ دیکھتے خدائے تعالیٰ کے مقاصد اور اطوارِ تخلیق کو دیکھنے کے لئے انسان کو اپنی پوری قوتِ بینائی سے کام لے کر میدانوں اور جنگلوں کی چھوٹی چھوٹی اشیاء پر بھی عمیق نظر ڈالنی پڑتی ہے اور اسی باریک بینی کی بدولت انسان فطرت سے مافوق الفطرت تک معرفت حاصل کرتا ہے، یہ کہنا لا حاصل ہے کہ مافوق الفطرت پر یقین خدا تعالیٰ پر یقین کے مترادف ہے۔

(خدا موجود ہے، صفحہ 126، مرتبہ جان کلوور امونزما۔مترجم عبدالحمید صدیقی، مقبول اکیڈمی لاہور۔طبع چہارم)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اپنے ایک استاد کا جو بھوپال کے رہنے والے تھے واقعہ سنایا کرتے تھے آپ فرماتے ہیں انہوں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ بھوپال کے باہر ایک پل ہے وہاں ایک کوڑھی پڑا ہوا ہے جو کوڑھی ہونے کے علاوہ آنکھوں سے اندھا ہے، ناک اس کا کٹا ہوا ہے، انگلیاں اس کی جھڑ چکی ہیں اور تمام جسم میں پیپ پڑی ہوئی ہے اور مکھیاں اس پر بھنبھنا رہی ہیں، وہ کہتے ہیں مجھے اسے دیکھ کر سخت کراہت آئی اور میں نے پوچھا بابا تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا میں اللہ میاں ہوں یہ جواب سن کر مجھ پر سخت دہشت طاری ہوئی اور میں نے کہا تم اللہ میاں ہو۔آج تک تو سارے انبیاء دنیا میں یہی کہتے چلے آئے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ خوبصورت ہے اور اس سے بڑھ کر اور کوئی حسین نہیں، ہم جو اللہ تعالیٰ سے عشق ومحبت کرتے ہیں تو کیا اسی شکل پر؟ اس نے کہا انبیاء جو کہتے آئے وہ ٹھیک اور درست ہے، میں اصل اللہ میاں نہیں، میں بھوپال کے لوگوں کا اللہ میاں ہوں۔یعنی بھوپال کے لوگوں کی نظروں میں ایسا ہی سمجھا جاتا ہوں۔‘‘

’’ہماری جماعت کے (مربی) اور واعظ جب بھی موقع ملے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی عظمت دلوں میں قائم کریں اور یہ آگ اس طرح ہر دل میں لگی ہوئی ہو کہ تمہیں بھی اور تمہارے گرد وپیش رہنے والوں کو بھی جلاتی رہے۔یہی نقطۂ مرکزی ہے ہر مذہب کا اور یہی نقطۂ مرکزی ہے خدا تعالیٰ سے آنے والے سب دینوں کا۔جس دین میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں وہ دین مردہ ہے۔جس دل میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں وہ دل مردہ ہے اور جس قوم میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں وہ قوم مردہ ہے۔نہ وہ مذہب کسی کو نجات دلا سکتا ہے جس میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں اور نہ وہ دل نجات پا سکتا ہے جس میں خدا تعالیٰ کی محبت نہیں اور نہ وہ قوم دنیا میں کوئی کام کر سکتی ہے جس قوم میں خدا تعالیٰ کی محبت نہ ہو۔پس خدا تعالیٰ کی محبت دلوں میں پیدا کرو، اس جذبہ کو قومی جذبہ بناؤ پھر سب کمزوریاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔وہ انسان بھی کیا انسان ہے جو صبح اٹھتا اور اپنے دنیوی کام کاج میں لگ جاتا اور جب رات ہوتی ہے سو جاتا ہے اور دن رات میں ایک منٹ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی محبت کی چنگاری اس کے دل میں نہیں سلگتی۔...... میں احمدیوں سے کہتا ہوں کہ تمہارا قومی جذبہ خدا تعالیٰ کی محبت ہونا چاہئے اور تمہارے اندر سے خدا تعالیٰ کی محبت کی ایسی چنگاریاں نکل رہی ہوں کہ تمہارے گرد وپیش رہنے والے بھی اس آگ سے جلنے لگیں۔یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آگ جلے اور اس میں سے چنگاریاں نہ نکلیں۔اس لئے جب تم اس آگ کو روشن کرو گے تو وہ تمہارے گرد وپیش رہنے والوں کو بھی ضرور جلائے گی۔جب تم خدا تعالیٰ کی محبت کو قومی جذبہ بنا لو گے تو تمہارے ارد گرد ایسی دیوار قائم ہو جائے گی کہ جسے توڑ کر شیطان اندر نہ آ سکے گا اور کوئی ہلاک کر سکنے والی بلا اندر نہ آ سکے گی اور یہ ایسا پاک مقام ہوگا کہ خدا تعالیٰ اس سے جدا رہنا کبھی پسند نہیں کرے گا۔دنیا کو دیکھو اور دنیاداروں کے جذبات کو دیکھو اور ان جذبات کے لئے جو وہ قربانیاں کر رہے ہیں ان کو دیکھو اور ان سے سبق حاصل کرو۔ان کے جذبات بالکل ادنیٰ اور معمولی ہیں لیکن تمہارا خدا جو تمہارا معشوق ہونا چاہئے، حسین ترین وجود ہے۔پس اس سے تمہاری محبت بہت زیادہ ہونی چاہئے اور اس محبت میں بہت زیادہ جوش اور بہت زیادہ گرمی ہونی چاہئے۔ایسی گرمی اور ایسا جوش کہ اس کی مثال دنیا کی اور محبتوں میں نہ پائی جاتی ہو۔‘‘

(الفضل 7 فروری 1942ء)

41ویں جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر

حضور انور کا خطبہ جمعہ وخطابات

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 41واں جلسہ سالانہ مورخہ 4,3,2 ستمبر 2016ء کو منعقد ہو رہا ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں بنفس نفیس شمولیت فرمائیں گے اور خطبہ جمعہ کے علاوہ تین خطابات ارشاد فرمائیں گے جو ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کئے جائیں گے۔پاکستانی وقت کے مطابق شیڈیول درج ذیل ہے۔احباب زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں۔

2 ستمبر

5:00 بجے سہ پہر۔خطبہ جمعہ

3 ستمبر

3:00 بجے دوپہر۔خواتین سے خطاب

7:00 بجے شام۔جرمن مہمانوں سے خطاب

4 ستمبر

8:15 بجے رات۔اختتامی خطاب

مومن کی ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’ایک مومن کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم پر اپنی تمام تر توجہ مرکوز رکھے...... اللہ تعالیٰ کی یاد دل میں رکھتے ہوئے اس کی عبادت کا حق ادا کیا جائے۔اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنا جائے۔ہماری نمازیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں اور ہم اپنی نمازوں اور قیام نماز میں اس طرح باقاعدگی اختیار کرنے والے ہوں کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کے ذکر میں حقیقی ذکر کرنے والوں کے نظارے قائم ہوتے چلے جائیں‘‘۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مشعل راہ

نافرمانی کی مجالس سے اٹھ جانے کا حکم ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 16جولائی 2004ء میں سورۃ المجادلہ آیت نمبر 10 کی تلاوت کے بعد فرماتے ہیں۔

فرمایا کہ ایمان والو! ہم جانتے ہیں کہ تم منصوبے کرتے ہو، انجمنیں بناتے ہو مگر یاد رہے کہ جب کوئی انجمن بناؤ تو گناہ، سرکشی اور رسول کی نافرمانی کے بارے میں نہ ہو، بلکہ نیکی اور تقویٰ کے مشورے ہونے چاہئیں۔ جب یہ مجلسیں بنتی ہیں تو پھر یہ بھی امکان ہے کہ اتنا آگے بڑھ جاؤ کہ تقویٰ سے ہی ہٹی ہوئی باتیں کرنے لگ جاؤ۔ رسول کی نافرمانی کی باتیں کرو۔ کیونکہ رسول کا تو واضح حکم ہے کہ میرے امیر کی اطاعت کرو۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ جو میرے امیر کی اطاعت کرتا ہے وہ میری اطاعت کرتا ہے اور جو میری اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے۔ یا جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی۔ تو ایسی مجلسوں میں ایسے مشورے میں نہ بیٹھنے کا حکم ہے۔ احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ جب مجلسیں لگا کر اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھتے ہیں تو پھر امیر کا بھی اور نظام کا بھی تمسخر اڑا رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی، یہ جہاں بھی ہوں، خدا کا خوف کرنا چاہئے۔

پھر بعض مجالس غیروں کی ہیں آجکل کے معاشرے میں تو انسان بہت زیادہ گھل مل گیا ہے تو یہاں بھی جب دین کے خلاف بات سنو تو اٹھ جاؤ۔ جہاں دین کی غیرت دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ضرور دکھانی چاہئے۔ لڑنا ضروری نہیں ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ ایسی مجلس سے اٹھ جایا جائے، بیزاری کا اظہار کیا جائے تا کہ ان کو بھی پتہ لگے کہ اس مجلس میں آپ ہیں کہ آپ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’ہمارا مذہب تو یہ ہے اور یہی مومن کا طریق ہونا چاہئے کہ بات کرے تو پوری کرے ورنہ چپ رہے۔ جب دیکھو کہ کسی مجلس میں اللہ اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو رہا ہے تو یا تو وہاں سے چلے جاؤ تا کہ ان میں سے نہ گنے جاؤ اور یا پھر پورا پورا کھول کر جواب دو۔ دو باتیں ہیں یا جواب یا چپ رہنا۔ یہ تیسرا طریق نفاق ہے کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ہاں میں ہاں ملائے جانا۔ دبی زبان سے اخفاء کے ساتھ اپنے عقیدے کا اظہار کرنا۔ (ڈائری حضرت مسیح موعود 10 فروری 1908ء)

تو یہ اصول اپنوں کی مجلس میں بھی جہاں نفاق دیکھو وہاں ضرور یہی رویہ اختیار کرنا چاہئے اور غیروں کی مجلس میں بھی۔ یہی استعمال کرنا چاہئے۔ دین کے معاملے میں کبھی بھی بے غیرتی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ قرآن میں یہی طریق ہے کہ بیزاری کرتے ہوئے وہاں سے اٹھ جاؤ۔

حضرت ضرغامہؓ بیان کرتے ہیں کہ: میرے والد صاحب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جب تم کسی قوم کی مجلس میں جاؤ اور انہیں اپنے مزاج کی باتیں کرتے پاؤ تو وہاں ٹھہرو۔ اور اگر وہ ایسی باتوں میں مشغول ہوں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو تو اس مجلس کو چھوڑ دیا کرو۔

(مسند احمد اوّل مسند الکوفیین حدیث حرملۃ العنبری)

(روزنامہ الفضل یکم فروری 2005ء)

مناجات

علاج دردِ دل تم ہو ہمارے دلربا تم ہو
تمہارا مدعا ہم ہیں ہمارا مدعا تم ہو
مری خوشبو۔ مرا نغمہ۔ مرے دل کی غذا تم ہو
مری لذت۔ مری راحت۔ مری جنت شہا تم ہو
مرے دلبر مرے دلدار۔ گنج بے بہا تم ہو
صنم تو سب ہی ناقص ہیں فقط کامل خدا تم ہو
مرے ہر درد کی، دکھ کی مصیبت کی دوا تم ہو
رجا تم ہو۔ غنا تم ہو۔ شفا تم ہو۔ رضا تم ہو
جفا میں ہوں۔ وفا تم ہو۔ دعا میں ہوں۔ عطا تم ہو
طلب میں ہوں۔ سخا تم ہو۔ غرض میرے پیا تم ہو
مرا دن تم سے جگمگ ہے۔ مری شب تم سے ہے جھم جھم
مرے شمس الضحیٰ تم ہو۔ مرے بدرالدجیٰ تم ہو
سجھائی کچھ نہیں دیتا تمہارا گر نہ ہو جلوہ
کہ دل کی روشنی تم ہو اور آنکھوں کی ضیا تم ہو
’’ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی‘‘
وہ علام الغیوب اور واقفِ سرّ و خفا تم ہو
بہت صیقل کیا ہم نے جلا دیتے رہے ہر دم
کہ تا اس دل کے آئینے میں میرے رونما تم ہو
کہاں جائیں۔ کدھر دوڑیں کسے پوچھیں کہاں پہنچیں
بھٹکتوں کو سنبھالو۔ ہادیِ راہِ ہدیٰ تم ہو
تمہی مخفی ہو ہر لے میں۔ تمہی ظاہر ہو ہر لے میں
ازل کی ابتداء تم ہو۔ ابد کی انتہا تم ہو

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

✿✿✿✿✿✿✿

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب

ہمارے چار سمدھی۔ بزرگان سلسلہ

چوہدری عبدالحق۔ عبدالسلام اعوان۔ خواجہ منیر احمد۔ محمد اصغر قمر

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں چار بیٹیاں عطا فرمائی ہیں جو سب شادی شدہ، بچوں والی اور اپنے اپنے گھروں میں خوش باش زندگی گزار رہی ہیں۔ عجیب اتفاق ہے کہ چاروں بیٹیوں کے سُسر صاحبان اس دنیا سے رخصت ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو چکے ہیں۔

ہمارے چاروں سمدھی نیکیوں میں اپنا الگ الگ رنگ اور مقام رکھتے تھے اور بہت پاکیزہ اور خوشگوار یادیں چھوڑ کر گئے ہیں۔ ان کی عادات قابل تقلید ہیں۔

ان چاروں بزرگان کی سیرت کے چند نمایاں پہلو درج ذیل ہیں۔

1۔مکرم چوہدری عبدالحق صاحب آف ناصر آباد، ربوہ

ہماری سب سے بڑی بیٹی عزیزہ عابدہ صدیقہ کی شادی چوہدری صاحب کے بیٹے عزیزم مظفر احمد صاحب سے ہوئی اور پندرہ سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ یہ بچے اب امریکہ میں مقیم ہیں۔

مکرم چوہدری صاحب سے میرا پہلا تعارف اس دن ہوا جب وہ رشتہ کے لئے ہمارے گھر فیکٹری ایریا ربوہ تشریف لائے۔ سردیوں کے دن تھے اور انہوں نے لمبا اوورکوٹ پہنا ہوا تھا۔ بہت پیارے اور شفیق طبیعت کے مالک، ہمیشہ دین کی اور احمدیت کی ترقی و فتح کی باتیں کرنے والے احمدیت کے عالمگیر غلبہ کیلئے پُر امید اور اس کے لئے دعوت الی اللہ کا کام بھی محنت سے کرنے والے تھے۔ انسانیت سے محبت کا جذبہ بہت تھا اور غرباء کا خیال رکھنے والے تھے۔ اُن کی بیٹی عزیزہ مبارکہ نوید (حال لندن) نے بتایا کہ موصوف سائل کو کبھی خالی ہاتھ نہیں جانے دیتے تھے۔ دینے کے لئے گھر میں اگر کوئی مناسب چیز نہ ہوتی تو اسے گھر بٹھا کر دکان سے کچھ نہ کچھ خرید کر ضرور لا دیتے۔

بچوں کی تربیت کا بہت خیال تھا۔ اسی فکر میں گاؤں میں اپنی زمین کوڑیوں کے داموں فروخت کر کے ربوہ آ مقیم ہوئے۔ اگرچہ چوہدری صاحب خود زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے، لیکن خدا کی طرف سے انہیں خواب میں دینی تعلیم کا ٹیکہ لگایا گیا اور اس وجہ سے ان کا دینی علم خدا تعالیٰ کے فضل سے سیر حاصل تھا۔ ان کی زبان، بیان اور کلام میں خدا تعالیٰ نے مٹھاس اور اثر رکھا تھا۔ ہنستے ہنستے ٹھنڈے دل کے ساتھ وعظ کرتے اور لوگ ان کی باتوں سے متاثر ہوتے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا اور صبر کا جذبہ بھی کمال درجہ کا تھا۔ مرحوم کے ایک بیٹے عین جوانی میں احمد نگر والی سڑک پر موٹر سائیکل کے حادثہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ چوہدری صاحب اور ان کی فیملی کے دیگر افراد نے بڑی ہمت، حوصلہ اور صبر سے اس خدائی فیصلہ کو منظور کیا اور بے صبری کا کوئی لفظ منہ سے نہ نکالا۔ اس مرحوم بیٹے کا نام مبارک احمد تھا جو بہشتی مقبرہ (دارالفضل) ربوہ میں آرام کی نیند سو رہے ہیں۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے چوہدری عبدالحق صاحب کو للہی محبت تھی۔ حضرت چوہدری صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے تو موصوف ضرور ان سے ملنے لاہور جاتے اور ان کی صحبت میں وقت گزارتے۔

اللہ تعالیٰ سے چوہدری عبدالحق صاحب کا تعلق بہت پختہ تھا۔ آنے والی پریشانی اور خوشی کا انہیں قبل از وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہو جاتا۔ ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ قبول فرماتا اور معاملات آسان ہو جاتے۔ جس دن عزیزم مظفر احمد صاحب کا ولیمہ تھا اس دن بادل گھر آئے اور شدید بارش کا سماں بندھ گیا۔ کھانا کھلے میدان میں پکنا تھا، پکانے والے پریشان تھے، مکرم چوہدری صاحب نے بادلوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہماری ولیمہ کی تقریب ختم ہونے تک تم رکے رہو اور ہمارا فنکشن خراب نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے قریب ہو کر یہ دعا سنی اور اس روز دوپہر کے بعد جب ولیمہ ہو چکا تو پھر بارش برسی اور جل تھل ہو گیا۔

مکرم چوہدری صاحب جب بھی ہمارے گھر تشریف لاتے بڑی ممنونیت اور شکریہ کا اظہار کرتے۔ بار بار میری اہلیہ سے فرماتے: بی بی بشریٰ! آپ ہمارے محسن ہیں۔ جو والدین اپنی بچیوں کو پال پوس کر، پڑھا لکھا کر سُسرال کے گھر بیاہ دیتے ہیں وہ بڑے محسن اور لائق قدر ہوتے ہیں۔ میری اہلیہ یہ سن کر باغ باغ ہو جاتیں۔

ہماری بیٹی کے ہاں جب پہلا بیٹا عزیزم سفیان احمد پیدا ہوا تو بہت خوش ہوئے اور خوب مٹھائی تقسیم کی۔ سفیان کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عدنان احمد اور آخر میں بیٹی عزیزہ آئلہ عطا فرمائی۔

چوہدری صاحب کی ایک نمایاں صفت مہمان نوازی تھی۔ مناسب وقفوں سے اپنے قریبی احباب کو گھر پر بلاتے کبھی کھانا کھلاتے اور کبھی پھل (آم، تربوز وغیرہ) سے خدمت کرتے۔ مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب، مکرم قریشی افتخار علی صاحب، مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف دارالصدر، محترم چوہدری عبدالحق صاحب کے بہت قریبی دوستوں میں سے تھے۔

2۔ مکرم عبدالسلام اعوان صاحب آف دارالصدر غربی حلقہ قمر، ربوہ

ہماری دوسری بیٹی عزیزہ شاہدہ طیبہ کی شادی عزیز ظفر احمد اعوان سے جنوری 1992ء میں ہوئی۔ عزیزہ کے سُسر مکرم عبدالسلام اعوان صاحب اس شادی سے پہلے رحلت فرما چکے تھے۔ لیکن خاکسار گزشتہ کئی سالوں سے انہیں ربوہ میں سائیکل پر آتا جاتا دیکھتا تھا۔ اگرچہ میری ان سے کبھی بات نہیں ہوئی تھی لیکن میری طبیعت پر یہ اثر ابتداء سے ہی ہے کہ محترم اعوان صاحب ملنسار اور دوستوں کے دوست تھے۔ جب بھی انہیں بازار میں دیکھا چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ہوتی اور بڑے دھیمے اور نرم لہجے میں بات کرتے۔

ابھی لوگوں میں تلاش روزگار کے لئے باہر جانے کا اتنا شعور پیدا نہیں ہوا تھا کہ اعوان صاحب کویت میں ایک لمبا عرصہ گزار کر واپس ربوہ آ گئے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں جو جاں نثار اور سلیقہ شعار بیوی عطا فرمائی، ان کے تعاون اور سگھڑ پن سے انہوں نے ربوہ اور اسلام آباد میں بیش قیمت جائیداد بھی بنا لی۔ جو بچوں کے لئے سکھ، آسائش اور خوشحال زندگی کا باعث بن رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اعوان صاحب کو فراخی کے ساتھ ساتھ بڑا ہمدرد اور فراخ دل بھی عطا فرمایا تھا۔ غریبوں کے غم بانٹنا ان کا محبوب مشغلہ رہا۔ کسی دکھی اور ضرورت مند کو دیکھ کر اس کے غم کا بوجھ اور دکھوں کا بار ہلکا کر کے جناب اعوان صاحب کو روحانی سکون ملتا تھا۔

مکرم اعوان صاحب کی تعلیم یافتہ اور ہونہار بیٹی عزیزہ فریدہ سلام صاحبہ نے بتایا کہ مہمان کی دیکھ بھال اور اس کی خدمت کر کے عزیزہ کے والد صاحب کو آسودگی اور راحت و آرام حاصل ہوتا تھا۔ گھر آئے مہمان کے لئے ہر طرح کی سہولت مہیا کرنے کا فکر رہتا۔ سردیوں میں مہمانوں کی آسانی کے لئے پانی گرم کر کے غسلخانہ میں رکھتے اور وضو کے وقت بھی گرم پانی کا انتظام فرماتے۔

صلہ رحمی اور عزیز و رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی بھی ان کا نمایاں وصف تھا۔ ایک دفعہ اپنے گھر میں ایک کمرہ کی تعمیر کیلئے سامان خرید کر لائے مگر پھر اس سامان سے اپنے ایک عزیز کے گھر میں ایک کمرہ تعمیر کروا دیا کیونکہ اس عزیز کے گھر میں ایک ہی کمرہ تھا جو بچوں کے بڑے ہو جانے کی وجہ سے ناکافی ہو گیا تھا۔

عزیزہ فریدہ سلام کے مطابق ان کے والد سونے کی اینٹیں خرید کر رکھ لیتے اور پھر عزیزان کی شادی پر ان کو دے دیتے اور ساتھ کہہ دیتے کہ جب بھی سہولت ہو اس کی قیمت خرید دے دیں۔ اپنے عزیزوں اور غیروں کے بہت سے بچوں کو ملک سے باہر بھجوایا اور انہیں روشن مستقبل عطا کر گئے۔

مکرم اعوان صاحب سادہ زندگی پسند کرتے تھے۔ دوسرے کے آرام اور بچوں کی خوشی کا بہت خیال رکھتے۔ اپنی اہلیہ محترمہ آپا سعیدہ صاحبہ سے میٹھا بنوا کر یا کبھی بازار سے منگوا کر بچوں کو کھلاتے۔

مرحوم کو نمازوں کی ادائیگی اور قرآن کریم سے محبت تھی۔ قرآن کریم کی تلاوت بہت سنتے تھے۔ اپنے گھر میں ہمیشہ نماز فجر کے بعد پہلے خود تلاوت کرتے پھر کیسٹ پر قرآن کریم کی تلاوت لگا دیتے۔ صبح آٹھ بجے تک گھر میں تلاوت کی آواز گونجتی۔ علمی انسان تھے، ہر وقت کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رہتی۔

محترم اعوان صاحب کی فراخی سے اہل محلّہ نے بھی فائدہ اٹھایا۔ ضرورت مندوں کو قرض دے دیتے۔ واپسی میں نرمی برتتے، جلد واپسی کا تقاضا بھی نہ کرتے۔

محلّہ کی بیت الذکر (بیت القمر) کی تعمیر میں بھی خوش دلی سے حصہ لیا۔ حسب ضرورت مالی معاونت بھی کی اور خانۂ خدا کی تعمیر میں بھرپور حصہ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ ان کے بچے باقاعدہ نماز باجماعت کے عادی ہیں۔ بیٹے اور پوتے احسن اعوان اور تجمیل اعوان بھی اہتمام سے باقاعدہ نمازوں پر جاتے ہیں اور محلّہ کی دیگر دینی سرگرمیوں میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

3۔مکرم خواجہ منیر احمد صاحب آف دارالعلوم غربی حلقہ خلیل، ربوہ

مکرم خواجہ صاحب سے پہلا تعارف ہماری تیسری بیٹی عزیزہ جمیلہ منورہ کا رشتہ طے کرتے وقت ہوا۔ جو ان کے اکلوتے بیٹے عزیز شکیل احمد خواجہ کے ساتھ طے ہوا۔ شکیل صاحب رشتہ ہونے سے پہلے جرمنی جا چکے تھے۔ ان کی بہنوں اور والدین نے رشتہ کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے چل رہا ہے اور چار بچوں کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔

مکرم خواجہ منیر احمد صاحب کی سب سے نمایاں خوبی صاف ستھرا لباس اور صاف ستھرا ذہن اور صاف ستھرے معاملات تھا۔ سرخ و سفید رنگ کے ساتھ خوبصورت اور ہمیشہ نوجوان نظر آنے والے شخص تھے۔ دھیمی آواز میں بات کرتے اور قرآنی تعلیم پر عمل کرتے تھے کہ ”لوگوں سے اچھی بات کرو۔“

سرکاری ملازم تھے اور ہمیشہ دیانتداری اور محنت سے اپنے فرائض ادا کئے۔ رزقِ حلال کی تلاش ان کا ماٹو تھا۔ اہلیہ، پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا، ان سب کی ہر طرح دیکھ بھال اور خدمت کی۔ اپنی زندگی میں سب بچوں کی شادی کر کے انہیں صاحب اولاد دیکھ کر اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

سرکاری ملازمت کے زمانہ میں ایک سفر پر گئے۔ ان کے ڈرائیور نے اس سفر میں اپنے ایک ذاتی کام کا ذکر کر کے کہا کہ جانے اور آنے کا وقت ذرا بڑھا کر لکھ دیں تاکہ میں بھی اپنا کام اس وقت میں کر لوں۔ خواجہ صاحب نے اس غلط مشورہ سے بالکل اتفاق نہ کیا اور جانے اور واپس آنے کا صحیح وقت درج کر کے اپنی ایمانداری کا عمدہ نمونہ دکھایا اور ثابت کیا کہ احمدی ہمیشہ حکومت کے وفادار اور غیر ضروری اخراجات سے بچنے والے ہوتے ہیں۔

دارالعلوم غربی حلقہ خلیل میں اللہ تعالیٰ نے خواجہ صاحب کو اپنا خوبصورت مکان تعمیر کرنے کی توفیق دی۔ اس سے قبل کرایہ کے مکانوں میں رہتے تھے۔ جب خداتعالیٰ نے اپنا مکان دے دیا تو اس پر خداتعالیٰ کا بہت شکر ادا کیا اور اسے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان جانا۔

اپنی بہو (ہماری بیٹی) سے ہمیشہ احسان اور محبت کا سلوک کیا۔ جب عزیزہ کا رخصتانہ ہوا تو عزیزم شکیل احمد جرمنی میں ہی تھے۔ایسے میں بہو کی دلداری کرتے اور اس کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے۔ پھر جب عزیزہ جمیلہ اپنے خاوند کے پاس جرمنی جانے کیلئے رخصت ہوئی تو اسے مل کر بہت روئے شائد انہیں علم ہوگیا تھا کہ اب اس دنیا میں عزیزہ سے دوبارہ ملاقات نہیں ہوگی۔

آخری عمر میں مکرم خواجہ صاحب کو کمر کی تکلیف ہوگئی تھی۔ مہرے متاثر تھے۔ ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن کروایا اور پھر وفات تک بستر پر ہی رہے۔ اس بیماری اور مشکل کے سارے عرصہ میں ان کی بزرگ دعا گو اہلیہ محترمہ آپا حنیفہ بی بی نے خصوصی طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

4۔مکرم محمد اصغر قمر صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ، ربوہ

برادرم مکرم محمد اصغر قمر صاحب سے دوستی اور تعارف خلافت ثالثہ کے ابتدائی دنوں سے ہوگیا تھا جب وہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں خدمت پر مامور تھے۔ وہ بڑے بابرکت اور اچھے دن تھے۔خلیفۃ المسیح سے ہفتہ میں دو مقررہ دن عام ملاقات کی اجازت ہوتی تھی۔مَیں ان دنوں تعلیم الاسلام کالج، ربوہ میں زیر تعلیم تھا اور اکثر حضور کی ملاقات کے شوق میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حاضر ہوجاتا۔ ملاقات والے رجسٹر میں نام لکھوانے کے لئے وجہ بھی بتانی ہوتی تھی اور میں جو وجہ لکھواتا تھا وہ صرف ’’زیارت‘‘ ہوتی تھی اور حضور ازراہ احسان ملاقات کا وقت عنایت فرما دیتے تھے۔

انہی دنوں میں محترم اصغر صاحب سے بھی بار بار ملنے کا موقع پیدا ہوجاتا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اصغر صاحب کو بڑی خوبصورت، جاذب نظر Hand Writing دے رکھی تھی۔ جو خطوط حضور انور کے دستخطوں سے بھجوائے جاتے تھے ان میں سے بعض اصغر صاحب کے تحریر کردہ بھی ہوتے تھے۔میرے پندرہ سالہ قیام سیرالیون میں پیارے آقا کے جو دعاؤں بھرے، محبت بھرے اور میدان عمل میں ہمت اور حوصلہ سے جینے کا جذبہ بلند کرنے والے خطوط ملتے تھے وہ ہمیشہ اصغر صاحب کے ہاتھ کے لکھے ہوتے تھے۔اور یوں ربوہ کے ساتھ ساتھ ان کی یاد بھی پردیس میں زندہ رہی۔

ہماری سب سے چھوٹی بیٹی عزیز فرح کی پیدائش سیرالیون کی ہے اور اس بیٹی کا رشتہ محترم اصغر صاحب کے واقف زندگی بیٹے عزیز وحید احمد رفیق استاد جامعہ احمدیہ سے 2003ء میں ہوا اور یوں عزیزہ فرح کے تعاون اور آمادگی سے ہمارا وقف زندگی کا سلسلہ ہماری آئندہ اولاد میں بھی چلا گیا۔ پہلے میرے والد مولانا محمد منور صاحب، پھر خاکسار اور اب عزیزہ فرح ہماری واقفین زندگی کی Chain کا حصہ ہے۔

برادرم اصغر قمر صاحب بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور بہتوں کے لئے نیکی، سادگی، پارسائی، عبادت، رحمدلی، صلہ رحمی، قناعت، خدمت خلق، کم گوئی اور سب کی دلجوئی کا اعلیٰ نمونہ چھوڑ گئے ہیں۔

ان کی نمایاں ترین صفت روزانہ پانچوں نمازیں بیت المبارک میں ادا کرنا تھا۔ جب محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب مجلس انصار اللہ پاکستان کے صدر تھے تو آپ نے کئی اجلاسوں میں اصغر صاحب کا نام لے کر ان کی اس باقاعدگی اور استقامت کا ذکر کیا۔اگر نماز کے وقت کہیں دور ہوتے پھر بھی اہتمام سے عجلت کے ساتھ بیت المبارک حاضر ہوجاتے اور یہی کہتے تھے کہ اس جگہ نماز کا مزہ ہی کچھ اور ہے کہ خلفائے احمدیت یہاں نمازیں پڑھاتے رہے ہیں۔

تلاوت قرآن بڑی باقاعدگی سے کرتے اور روزانہ کی سیر کے بھی پابند تھے۔اپنی صحت کا اس قدر خیال تھا کہ ایک بار مجھے بتایا کہ گزشتہ 12 سال میں مَیں نے ہسپتال سے دوائی نہیں لی۔بغیر خم کے سیدھا چلتے اور پیدل چلنے میں خوشی محسوس کرتے۔ غیرضروری گفتگو اور گپ بازی کی عادت نہیں تھی۔ تھوڑا اور اچھا بولتے۔اور مطلب کی بات کرتے۔

جب عزیزم وحید احمد کا رشتہ ہماری بیٹی کے لئے آیا تو میں نے اصغر صاحب کے افسر اور وحید صاحب کے افسر سے الگ دونوں کے بارے میں رپورٹ اور راہنمائی لی۔ اصغر صاحب کے بارے میں اس وقت کے ناظر امور عامہ مکرم ملک خالد مسعود صاحب سے بات کی تو ملک صاحب نے ان کی نمایاں بات یہ بتائی کہ تعلقات کو استوار رکھنا اور پُرانی اقدار کو زندہ رکھنا اصغر صاحب کی بہت اچھی عادت ہے۔ کسی کی بیماری، وفات، غمی، خوشی، صدمہ اور دکھ کے موقع پر ضرور پہنچتے اور بروقت پہنچتے۔

عزیز وحید صاحب کے بارہ میں مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب سے پوچھا۔ مکرم مولانا صاحب نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرکے یہ رشتہ کرلیں۔ چنانچہ رشتہ طے ہوگیا اور ہمیں گزشتہ بارہ سال سے آنکھیں کھولنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ ہمارے کامیاب رشتوں میں سے یہ بھی ایک کامیاب رشتہ ہے۔

یہ بات اس لئے لکھی ہے تاکہ ظاہر ہو کہ برادرم اصغر صاحب نے اپنی اولاد کی تربیت بڑے عمدہ رنگ میں کی ہے۔

برادرم اصغر صاحب کا ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ وہ ایک شہید واقف زندگی کے خسر تھے۔2010ء میں ماڈل ٹاؤن لاہور کی بیت النور میں خطبہ دیتے ہوئے جان اللہ کی راہ میں دینے والے مربی سلسلہ مکرم محمود احمد شاد صاحب ان کے داماد تھے۔ اس صدمہ کو اس فیملی نے بڑی ہمت سے برداشت کیا۔ شہید کی اہلیہ والدین کی اکلوتی بیٹی ہے اس لئے یہ صدمہ بھی دو چند بلکہ کئی چند ہوجاتا ہے۔ لیکن صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

آپ کی خدمات دینیہ کا سلسلہ 56 سال پر پھیلا ہوا ہے۔ نیک نامی اور محنت سے خدمت کی۔ وقت کی پابندی آپ کی نمایاں صفت رہی۔

برادرم اصغر صاحب کی وفات بڑی اچانک ہوئی۔ وفات کے روز 6 ستمبر کو مجھ سے ملنے میرے دفتر مجلس نصرت جہاں تشریف لائے، آدھ گھنٹہ امریکہ کے سفر کے حالات سن کر خوش ہوتے رہے۔ مجھ سے رخصت ہونے کے آدھ گھنٹہ بعد وحید رفیق صاحب نے اطلاع دی کہ ابو کی وفات ہوگئی ہے۔ یہ خبر سن کر فوراً یہ شعر یاد آ گیا۔

تا حشر تیری دید کو ترسیں گی نگاہیں
یوں تجھ سے بچھڑنے کا نہ تھا وہم و گماں بھی

اللہ تعالیٰ لحہ لحہ ان کے درجات بلند کرے اور ورثاء کا خود متکفل اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین

۞۞۞۞۞۞

کلام الامام

دنیا میں توحید کو پھیلانے کی کوشش کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے...... وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا وہ دکھ اُٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آ جاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیّر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلّی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خداتعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اُسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اُس کے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کرسکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔‘‘

☆☆☆☆☆☆☆

مکرم رمیض احمد محمود صاحب

آٹھواں جلسہ سالانہ صوبہ سنٹرل کسائی عوامی جمہوریہ کونگو

خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے عوامی جمہوریہ کونگو کے صوبہ سنٹرل کسائی (Kasai Central) کا آٹھواں جلسہ سالانہ جماعتی ہیڈ کوارٹر وصوبائی دارالحکومت کانانگا Kananga میں 21،20،19 مئی 2016ء کو منعقد ہوا۔ گزشتہ چند سالوں سے دو دن کا جلسہ منعقد ہو رہا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت کسائی کو پہلے تین روزہ صوبائی جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔

پہلا دن

جلسہ کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن، درس الحدیث اور درس ملفوظات ہوئے۔ جلسہ گاہ میں ہی نماز ظہر وعصر جمع کرکے ادا کی گئیں۔

بارہ بج کر پچاس منٹ پر پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر جماعت کونگو نے لوائے احمدیت لہرایا اور مکرم SAMASAKA SAMBA RAYMON صاحب صوبائی چیف فار دی جسٹس برائے کمیونیٹیز نے عوامی جمہوریہ کونگو کا پرچم لہرایا۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب کونگو نے دعا کروائی۔

مکرم امیر ومشنری انچارج کونگو کنشاسا کی زیرصدارت جلسے کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی تقریر کی۔

صوبائی ڈویژنر (Divisionaire) برائے انصاف کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔

انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات کا معترف ہوں کہ جماعت، بھائی چارہ، امن اور محبت کا پیغام دیتی ہے۔ مزید برآں جماعت احمدیہ فلاحی کاموں کے ادا کرنے میں اپنا کردار ادا کرتی ہے۔

بعدازاں مندرجہ ذیل تقاریر لوکل زبان (چلوبہ Tshiluba) میں کی گئیں:۔

1: نماز جمعہ اور جلسہ سالانہ کی اہمیت وبرکات (از مکرم عثمان باموکباسو (Bamue Kabasu) صاحب)

2: تحریک جدید ووقف جدید کی برکات (از مکرم لوکل معلم ابوبکر مبوئی (MBUYI) صاحب)

3: رمضان کی اہمیت (از لوکل معلم عیسیٰ کایومی (Kayumbi) صاحب)

تاثرات نومبائعین

ایک دلچسپ پروگرام جس میں نومبائعین کو اپنے تاثرات بیان کرنے کا موقع دیا جاتا ہے سب حاضرین نے بہت دلچسپی سے سنا۔ اپنے نئے بھائیوں کے ایمان افروز حالات سن کر اپنے ایمانوں کو تازہ کیا۔

1: مکرم عبداللہ Ntumba جماعت کانانگا کہتے ہیں کہ ''میں تعویذ وغیرہ کو مانتا تھا، لیکن جب سے میں نے احمدیت کی تعلیمات کو مانا ہے، اور عبادت شروع کی ہے میں یہ گمان کرتا ہوں کہ میں بھٹکا ہوا تھا۔ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے وہ راستہ اپنا لیا ہے جو کہ خدا کی طرف جاتا ہے''۔

2: مکرم رمضان احمد جماعت Demba نے کہا: ''میں پہلے یہ سمجھتا تھا کہ احمدیت دہشت گرد جماعت ہے جن کا یہ عقیدہ ہے کہ جماعت میں داخل ہونے کے لیے خون سے بیعت لکھنی پڑتی ہے۔ مگر جب میں نے ریڈیو پر احمدیوں کا پروگرام سنا ہے اور آج جبکہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج سے میں احمدیت کا سپاہی ہوں اور اس کی حفاظت کرنے والا بن گیا ہوں''۔

3: مکرم jean جماعت Demba jacke نے کہا کہ ''میں نے آپ کے بارہ میں غلط باتیں سن رکھی تھیں۔ جب سے میں نے لوکل معلم کے ساتھ وقت گزارا ہے اور معلومات کا تبادلہ کیا ہے تو مجھے محسوس ہوا کہ احمدیت ہی سچا مذہب ہے اور اب میں اپنے تمام خاندان کے ساتھ احمدیت میں داخل ہوتا ہوں''

4: مکرم مصطفیٰ کبالا جماعت Demba نے کہا کہ ''میں نے دین کے بارہ میں جلسہ کی تقاریر سنی ہیں اور اسی طرح سے میں نے تمام جلسہ میں کارکنان اور احمدیوں کو اُن پر عمل پیرا دیکھا ہے جو کہ احمدیوں کی عملی حالت کا واضح ثبوت ہے، لہٰذا آج میں حقیقی طور پر احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں''۔

سیشن کے اختتام پر مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔ احباب جماعت نے بہت دلچسپی سے اس مجلس میں شرکت کی۔ مکرم امیر صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات چلوبہ اور فرنچ زبان میں دیئے۔

دوسرا روز

جمعۃ المبارک 20 مئی 2016ء جلسہ کے دوسرے روز بھی پروگرام کے مطابق دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم ودرس حدیث اور درس ملفوظات ہوئے۔

نماز جمعہ

دوپہر 12:30 بجے نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی جلسہ گاہ میں ہوئی۔ خطبہ جمعہ میں مکرم امیر جماعت عوامی جمہوریہ کونگو نے خلافت کی اہمیت وبرکات اور نظام خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ تمام حاضرین کو مقامی لوکل زبان چلوبہ (Tshiluba) میں ترجمہ کے ساتھ سنایا گیا۔

دوپہر 3 بجے جلسہ کے دوسرے سیشن میں تلاوت ونظم کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں:

1: دنیا میں پائیدار امن انصاف پر مبنی ہے (از لوکل معلم مکرم یحییٰ کایمبے KAYEMBE)

2: جہاد کی حقیقت (از لوکل معلم مکرم عیسیٰ کایومی KAYUMBI)

3: شراب نوشی، جوا، انٹرنیٹ کے مضر اثرات (رمیض احمد محمود)

اس سیشن میں جماعت احمدیہ سے محبت اور عقیدت کا تعلق رکھنے والی کانانگا شہر کی میئر نے بھی شرکت کی جنہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کیا۔

میئر آف کانانگا شہر کا ایڈریس

''میں جماعت احمدیہ سے ہمیشہ سے ہی مطمئن رہی ہوں کہ جبکہ جماعت احمدیہ یتامیٰ اور جیل میں قیدیوں کی مادی وروحانی امداد کرتی ہے۔ جماعت نے کانانگا شہر میں ایک خوبصورت بیت تعمیر کی ہے۔ مذہب دین حق میں جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو دین حق کی صحیح تعلیمات کا پرچار کر رہی ہے۔ جبکہ ایسا کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ سچے دین کی عکاسی کرنے والی آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے میں جماعت کے ممبران کو نصیحت کرنا چاہتی ہوں کہ تمام لوگوں کے لئے نمونہ بن جائیں۔ اس موقع پر میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ ہر سال جلسہ سالانہ کا انعقاد کر کے محبت، بھائی چارہ اور بین المذاہب رواداری کو فروغ دیتی ہے۔''

سیشن کے اختتام پر مجلس سوال وجواب کا انعقاد کیا گیا۔ احباب جماعت نے بہت دلچسپی سے اس مجلس میں شرکت کی۔ مکرم امیر صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات چلوبہ اور فرنچ زبان میں دیئے۔

تیسرا روز

ہفتہ 21 مئی 2016ء جلسہ کے تیسرے روز بھی پروگرام کے مطابق دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم ودرس حدیث اور درس ملفوظات ہوئے۔ صبح ساڑھے دس بجے جلسے کے سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد اس سیشن میں دو تقاریر کی گئیں۔

1: بیوت کے آداب (از مکرم سلیمان مکیندی (Mukendi) صاحب)

2: دین حق میں پردہ کے احکام کی فلاسفی (از مکرم مبارک باکاجِکا (Bakajika) صاحب)

اختتامی سیشن

جلسہ کا آخری سیشن زیر صدارت مکرم جناب نعیم احمد باجوہ صاحب امیر ومربی انچارج کونگو، شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ کے بعد اختتامی سیشن کی پہلی تقریر مکرم ابوبکر مبوئی (MBUYI) صاحب لوکل معلم نے فرنچ زبان میں ''دنیا میں قیام امن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نصائح اور کوششیں'' کے موضوع پر کی۔ جلسے کی اختتامی تقریر جناب مکرم امیر صاحب کونگو نے کی۔

ہز ایکسی لینسی جناب Alex Kande Mupompa صاحب گورنر آف سنٹرل کسائی نے وعدہ کیا تھا کہ وہ جلسے میں شامل ہوں گے۔ آپ آخری اجلاس میں تشریف لائے۔ پوری توجہ اور انہماک سے تقاریر سنیں۔ آنے سے پہلے آپ کے پروٹوکول آفیسر نے یہ اطلاع دی تھی کہ گورنر صاحب جلسے میں شامل تو ہوں گے لیکن حاضرین سے خطاب نہیں کریں گے۔ لیکن مکرم امیر صاحب جماعت کی اختتامی تقریر کے بعد آپ حاضرین سے خطاب کرنے اور اپنے تاثرات بیان کرنے کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔ آپ نے کہا:

''سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دعوت نامہ کا مشکور ہوں۔ صوبہ کے دو بڑے اداروں صوبائی اسمبلی اور صوبائی حکومت کی اس جلسہ میں نمائندگی باعث مسرت ہے۔ میں جماعت احمدیہ کو سلام پیش کرتا ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کی تعلیمات جو کہ امن، باہمی بھائی چارہ، وطن کی محبت اور حقوق العباد پر مبنی ہیں کا معترف ہوں۔ میں جماعت احمدیہ کا شکر گزار ہوں کہ اس کے توسط سے مجھے دین کی لطیف تعلیم کا علم ہوا اور میں تمام لوگوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ سب اس خوبصورت تعلیم کے مطابق امن کے حصول اور صوبہ اور ملک کی ترقی کے لئے ایک ہو جائیں''۔

مکرم امیر صاحب نے گورنر صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی کتاب (world crisis and the path way to peace) کا فرنچ ترجمہ اور ''لائف آف محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' پیش کیں جو انہوں نے بہت شکریہ کے ساتھ وصول کیں۔

مہمانان کرام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے گورنر صاحب کے علاوہ زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے دیگر مہمانان کرام بھی شامل جلسہ ہوئے۔ جن میں Augustin Kamuitu Lubadi سپیکر صوبائی اسمبلی سنٹرل کسائی Honrable Manix رپورٹر صوبائی اسمبلی کسائی سنٹرل شامل ہیں۔ دیگر مہمانان کرام میں سرکاری افسران، پولیس اور آرمی کے اعلیٰ افسران، وکلاء، پروفیسرز، پادری حضرات اور دیگر معززین شامل ہیں۔

اختتام سے قبل مجلس سوال جواب منعقد ہوئی۔ مکرم امیر صاحب نے حاضرین کے سوالات تسلی بخش جوابات دیئے۔ حاضرین نے اس مجلس میں بہت دلچسپی ظاہر کی۔ اس مجلس نے دینی تعلیمات کو اور واضح کرنے میں مدد دی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

میڈیا کوریج

امسال جلسہ سالانہ کو 9 مقامی ریڈیو چینلز اور ایک ٹی وی چینل نے مسلسل تین روز کوریج دی۔ شہر کانانگا اور اس کے گردونواح کی اکثر آبادی تک میڈیا کے ذریعہ احمدیت کا پیغام پہنچا۔

امسال شعبہ رجسٹریشن کی رپورٹ کے مطابق جلسہ سالانہ کی کل حاضری 1266 رہی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کسائی سنٹرل، کونگو کنشاسا کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقیات سے نوازے۔ آمین

قرآن وحدیث کی روشنی میں آداب مجالس

مکرم حسان محمود صاحب

دین کا نظام زندگی ہمارے تمام شعبوں کی اصلاح کرتا ہے، خواہ وہ شعبہ انسان کی انفرادی زندگی سے تعلق رکھتا ہو یا اجتماعی زندگی سے، مادی ہو یا روحانی، معاشی ہو یا معاشرتی۔ ہر گوشہ زندگی سے متعلق اپنے خاص احکام کے ذریعہ انسانی زندگی کو عالم روحانیت کی رفعتوں تک پہنچا دیتا ہے۔ اس مضمون میں انہی ضوابط میں سے مجالس کے آداب بیان کرنا مقصود ہے۔

سلام کا رواج

دین کا نصب العین ہے کہ ہر معاشرہ اور ہر ماحول امن وسلامتی کا گہوارہ ہو اور اس حوالہ سے دین نے اتنی تاکید کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کا نام ہی یہ رکھا ''سلامتی والا''۔ پس مجالس کے بنیادی آداب میں یہ بات شامل ہے کہ مجالس میں سلام کر کے داخل ہوا جائے اور سلام کہہ کر ہی اٹھا جائے تا کہ آپس میں محبت واخوت اور سلامتی کا پیغام ملے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت عبد بن سلامؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے لوگو سلام کو رواج دو۔

(ترمذی باب صفة القیمة)

پھر فرمایا: سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب سلام الراکب علی الماشی)

صحبت صالحین

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مومنوں کو حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

(التوبہ:119)

ہر انسان کی طبیعت پر صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ نیک لوگوں کی مجالس میں بیٹھو۔ پس مجالس کے آداب میں سے یہ بھی ایک ادب ہے کہ مجالس میں نیکی کی باتیں ہوں اور غیبت جھوٹ وغیرہ سے اجتناب کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کس کے پاس بیٹھنا بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے، جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔

(الترغیب و الترھیب فی مجالسة العلماء)

غیبت کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ (الحجرات:13)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو۔ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں۔

(قشیریہ باب الذکر ص 111)

بیٹھنے کے آداب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تمہیں یہ کہا جائے کہ مجلسوں میں (دوسروں کے لئے) جگہ کھلی کر دیا کرو تو کھلی کر دیا کرو، اللہ تمہیں کشادگی عطا کرے گا۔ اور جب کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔ (المجادلة:12)

حدیث شریف میں آتا ہے:

حضرت ابوسعید خدریؓ آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین مجالس وہ ہیں جو کشادہ اور فراخ ہوں اور لوگ کھل کر بیٹھ سکیں۔

(ابو داؤد کتاب الآداب باب فی سعة المجالس)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے نہ اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔ وسعتِ قلبی سے کام لو اور کھل کر بیٹھو۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب اذا قیل لکم تفسّحوا)

نظافت کا خیال

جمعہ کا دن ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن لوگ خاص عبادت یعنی نمازِ جمعہ کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس مجلس کے آداب بھی ہمیں سکھائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

ترجمہ: اللہ پاک بننے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (التوبة:108)

حدیث شریف میں آتا ہے:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن نہانا ہر بالغ کیلئے واجب ہے۔

(مسلم کتاب الجمعة باب وجوب غسل علیٰ کل بالغ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں آئے۔

(مسلم کتاب الصلاة باب نهی أكل الثوم)

کثرت سوال سے اجتناب

فرمایا: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کیا کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کردی جائیں تو وہ تمہیں تکلیف میں ڈال دیں۔ اور اگر تم ان کے متعلق سوال کرو گے جب قرآن نازل ہو رہا ہے تو وہ تم پر کھول دی جائیں گی۔ اللہ نے ان سے صرفِ نظر کیا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بردبار ہے۔

(المائدہ:102)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں اور تم سے کچھ نہ کہوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو یعنی مجھ سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ تم سے پہلے بہت سے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے انبیاء سے بکثرت سوال کرتے لیکن جب ان کو جواب دیا جاتا تو ان کی خلاف ورزی کرتے اور جواب کے مطابق عمل نہ کرتے۔ پس جب خود میں تم کو کسی چیز سے روکوں تو رک جاؤ اور جس کا حکم دوں اسے اپنی طاقت کے مطابق کرو۔

(بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''پس طالب کا حق یہ ہے کہ وہ زیادہ سوال نہ کرے''۔

''میں اس سوال کا جواب بیان کروں گا مگر اوّل مناسب یہی ہے کہ آپ اپنے سوالوں کے جواب پر غور کر کے اور جو کچھ ان کے متعلق پوچھنا ہے پوچھ لیں۔ سو جب وہ طے ہو جائیں۔ پھر میں آپ کے اس سوال کا جواب دوں گا۔ مگر تداخل کو میں مناسب نہیں سمجھتا''۔

آواز کو دھیمی رکھنا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں حکم دیا ہے کہ اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو۔ پس مجالس میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مجالس میں بلند آواز اور بحث نہ ہو۔

فرمایا: اور اپنی آواز کو دھیما رکھ۔ یقیناً سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔ (لقمان:20)

نرمی سے مخاطب ہوں

مجالس کے آداب میں سے یہ بڑا اہم ادب ہے کہ نرمی سے کلام کریں اور درست الفاظ کا استعمال ہو۔ کوئی بھی ایسی بات منہ سے نہ نکلے جو کسی کی دل آزاری کا باعث ہو۔ جیسا کے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو۔ (البقرة:84)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کیلئے آسانی مہیا کرو، ان کے لئے مشکل پیدا نہ کرو، خوشخبری دو ان کو مایوس نہ کرو۔

اجازت لے کر مجلس سے اٹھیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کی مجلس کے حوالہ سے ہمیں ایک اصول وادب بیان فرمایا ہے کہ اگر مومنین آنحضرت ﷺ کی مجلس میں موجود ہوں اور انہیں کسی ضروری کام کیلئے جانا ہو تو وہ آنحضرت ﷺ کی اجازت لے کر مجلس سے اٹھیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

سچے مومن تو وہی ہیں جو اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور جب کسی اہم اجتماعی معاملے پر (غور کے لئے) اس کے پاس اکٹھے ہوں تو جب تک اس سے اجازت نہ لے لیں، اٹھ کر نہ جائیں۔ یقیناً وہ لوگ جو تجھ سے اجازت لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والے ہیں۔ پس جب وہ تجھ سے اپنے بعض کاموں کی خاطر اجازت لیں تو ان میں سے جسے چاہے اجازت دے دے اور ان کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرتا رہ۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (النور:63)

پس ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی اس ادب کو اختیار کریں اور جب بھی کسی کام کے لئے مجلس سے اٹھ کر جانا ہو تو ہم صدرِ مجلس سے اجازت لے لیں۔

لغویات سے پرہیز

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''دنیا میں بہت سی باتیں بہت سے لوگ لغو اور بلا وجہ کرتے ہیں بعض لوگ مذاق میں کسی کو کوئی لغو بات کہہ دیتے ہیں جس سے جھگڑے اور مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسی باتیں مجلسوں میں کی جاتی ہیں جو بے فائدہ ہوتی ہیں اور بعض ایسی طنزیہ باتیں بھی ہو جاتی ہیں جس سے دوسروں کو تکلیف بھی پہنچتی ہے۔ لغو کے معانی فضول اور بے فائدہ گفتگو یا بغیر سوچے بولنے کے ہیں...... پس ایک مومن کیلئے شرط ہے کہ اس کی گفتگو ہمیشہ با مقصد اور ہر قسم کی لغویات سے پرہیز ہو''۔

(خطبہ جمعہ 26 فروری 2016)

فرمایا: ''ہر مربی کو چاہئے کہ وہ جغرافیہ، تاریخ، حساب، طب، آداب گفتگو، آداب مجلس وغیرہ علوم کی اتنی واقفیت ضرور رکھتا ہو جتنی مجلس شرفاء میں شامل ہونے کے لئے ضروری ہے''۔

(خطبہ جمعہ 26 فروری 2016)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان تمام آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر124001 میں سید محمد فرحان محمود

ولد سید محمود احمد شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید محمد عرفان محمود گواہ شد نمبر1۔ سید محمود شاہ ولد منور احمد شاہ گواہ شد نمبر2 ۔میاں رفیق احمد ارائیں ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم

مسل نمبر124002 میں مریمہ صدیقہ

زوجہ اسد احمد طارق قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص حلقہ نور ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 12 دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 7 ہزار500 روپے (2) زیور 25 گرام 90 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مریمہ صدیقہ گواہ شد نمبر1۔ اسد احمد ولد طارق محمود مرحوم گواہ شد نمبر2۔ میاں رفیق احمد ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم

مسل نمبر124003 میں شمیم اختر

زوجہ طارق محمود قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص حلقہ نور ضلع و ملک میر پور خاص پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ12 دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیور2 گرام 7ہزار600 روپے (2) زرعی زمین 1/1 ایکڑ 23 گھماؤں 16 لاکھ روپے مبلغ26 ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شمیم اختر گواہ شد نمبر1۔ اسد احمد طارق ولد طارق محمود گواہ شد نمبر2۔ میاں رفیق احمد ولد مولوی کرم الٰہی مرحوم

مسل نمبر124004 میں امتل النصیر

زوجہ محمد شفیق قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pind Baigowal ضلع و ملک اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 5 فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتل النصیر گواہ شد نمبر1۔ توصیف احمد ولد محمد شفیق گواہ شد نمبر2۔ واجد رفیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر124005 میں افرا خالق

بنت عبدالخالق قوم راجپوت بھٹی پیشہ تدریس عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pind Baigowal ضلع و ملک اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ25 جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3ہزار 500 روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ افرا خالق گواہ شد نمبر1۔ محمد داؤد احمد ولد محمود احمد گواہ شد نمبر2۔ ماجد رفیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر124006 میں قراۃ العین

بنت محمود احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ تدریس عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pind Baigowal ضلع و ملک اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ25 جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ3 ہزار روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قراۃ العین گواہ شد نمبر1۔ محمد داؤد احمد ولد محمود احمد گواہ شد نمبر2۔ ماجد رفیق احمد ولد محمد رفیق

مسل نمبر124007 میں عاصمہ شفیق

بنت محمد شفیق بھٹی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pind Baigowal ضلع و ملک اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عاصمہ شفیق گواہ شد نمبر1۔ توصیف احمد ولد محمد شفیق گواہ شد نمبر2 ۔ واجد رفیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر124008 میں عفت شفیق

بنت محمد شفیق قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pind Baigowal ضلع و ملک اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم فروری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عفت شفیق گواہ شد نمبر1۔ توصیف احمد ولد محمد شفیق گواہ شد نمبر2 ۔ واجد رفیق ولد محمد رفیق

مسل نمبر124009 میں نوید احمد سمیع

ولد عبدالوحید ڈاہری قوم...... پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ثناء ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ11 جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 8ہزار 520 روپے ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نوید احمد سمیع گواہ شد نمبر1۔ کلیم احمد ظفر ولد خلیل احمد بھٹی گواہ شد نمبر2۔ زین العابدین مبشر ولد عبدالکریم

مسل نمبر124010 میں حافظ معروف احمد

ولد ماسٹر ناصر احمد شہید قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی حبیب ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ2 جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حافظ معروف احمد گواہ شد نمبر 1۔ حافظ مدثر احمد ولد مظفر احمد اٹھوال گواہ شد نمبر2۔ حارث احمد ولد امین احمد تنویر

مسل نمبر124011 میں اشعت احمد فراز

ولد عبدالرزاق قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی حبیب ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 2 فروری 2016ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اشعت احمد فراز گواہ شد نمبر1۔ حافظ معروف احمد ولد ماسٹر ناصر احمد گواہ شد نمبر2۔ حافظ مدثر احمد ولد مظفر احمد اٹھوال

مسل نمبر124012 میں بریرہ مقبول

بنت مقبول احمد ناصر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ2 مارچ 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بریرہ مقبول گواہ شد نمبر 1۔ راجہ محمد عبداللہ خان ولد میاں فیروز الدین گواہ شد نمبر2۔ مقبول احمد ناصر ولد محمد دین

مسل نمبر124013 میں صفیہ مبارک

زوجہ مبارک احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3 جنوری 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور1/2 تولہ 25 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صفیہ مبارک گواہ شد نمبر1۔ محمد لطیف ولد حاجی لال دین مرحوم گواہ شد نمبر2۔ مبارک احمد ولد محمد شریف کاہلوں مرحوم

سر درد کا مختلف طریقوں سے علاج

میگنیشم کا استعمال

جو افراد آدھے سر کے درد کا اکثر شکار رہتے ہیں ان کو میگنیشم معدن اپنی غذا میں شامل رکھنا چاہیئے۔ اس معدن کی کمی اکثر مائیگرین یعنی آدھے سر کے درد کا باعث بنتی ہے۔میگنیشم چاکلیٹ، مچھلی، کیلے اور سبزیوں میں موجود ہوتی ہے۔

وٹامن بی ٹو کا استعمال

ایک طبی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ روزانہ 400 ملی گرام وٹامن بی ٹو کا استعمال آدھے سر کے درد کی شکایت نمایاں حد تک کم کرتا ہے۔ وٹامن بی ٹو بادام، مچھلی، پنیر اور متعدد سبزیوں و پھلوں میں ملتا ہے۔

ادرک کی چائے

ادرک سر درد بھگانے کیلئے بہترین چیز ہے۔ یہ سر میں جانے والی خون کی شریانوں کی سوجن کم کر کے سر درد سے نجات دلاتا ہے۔ ادرک کے تین ٹکڑے دو پیالی پانی میں ڈال کر آدھے گھنٹے تک ڈھک کر رکھیں۔ پھر یہ مشروب چائے کی شکل میں تیار کر کے استعمال کر لیں۔

کافی کا استعمال

ایک طبی تحقیق کے مطابق کافی میں موجود جزو کیفین بھی خون کی شریانوں کی سوجن کم کرتا ہے۔ اور سر درد کی شدت میں بھی کمی آجاتی ہے۔اس تحقیق کے دوران رضا کاروں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا گیا ۔ایک گروہ کو کیفین جبکہ دوسرے کو سر درد کی عام گولی دی گئی۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ کیفین سے سر کا درد مکمل طور پر ختم ہو گیا۔

گرم یا ٹھنڈے کی حکمت عملی

تناؤ کی وجہ سے جنم لینے والے سر درد کا ایک سہل علاج یہ ہے کہ ایک کپڑے کو ٹھنڈے پانی میں ڈبو دیں۔ پھر اسے نکال کر لپیٹ لیں اور پھر اپنی پیشانی یا گردن کے پیچھے رکھ دیں تا کہ سخت ہوئے اعصاب کو سکون مل سکے۔ آدھے سر کے درد سے نجات کیلئے بھی یہی طریقہ آزمایئے۔ مگر اس میں ٹھنڈے کی بجائے گرم پانی کا استعمال کیجئے۔

مساج کریں

اپنی درمیانی انگلی سے آنکھوں کے درمیان یا پیشانی کے آغاز کی جگہ آہستہ آہستہ مالش کیجئے۔ اپنی انگلی کو گھڑی کی سوئیوں کی طرح دو سے تین منٹ تک گھمائیں ۔اس سے آپ کے شدید سر درد میں کمی آجائے گی۔

پاؤں پانی میں ڈبوئیں

زیریں جسم میں گردش کرتا ہوا خون جب متحرک ہو جائے تو سر میں خون کی شریانوں پہ پڑا دباؤ کم کرتا ہے۔ لہٰذا سر درد کی شدت میں کمی لانے کیلئے نیم گرم پانی سے بھرے کسی چھوٹے ٹب میں رائی کا پاؤڈر ملایئے اور پھر اس میں اپنے پاؤں ڈبو دیں۔ آدھے گھنٹے تک انہیں پانی ہی میں رکھئے۔ پھر پیر باہر نکال کر تولیے سے خشک کر لیں۔

(نارتھ سٹار یکم مئی 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 31راگست

طلوع فجر	4:18
طلوع آفتاب	5:40
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	6:37
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	34 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	26 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

31۔اگست 2016ء

6:25 am	گلشن وقف نو
9:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	خدام الاحمدیہ یوکے اجتماع 5۔اکتوبر 2008ء
1:55 pm	سوال وجواب
5:50 pm	خطبہ جمعہ 20۔اگست 2010ء
8:15 pm	دینی وفقہی مسائل

عید کیلئے نئی خوبصورت ورائٹی
فراک گرلز سوٹ، لیڈیز کیپری، ٹائیٹس
منفرد کرتے جینٹس ، شلوار قمیص سپیشل آفر
سادہ-/1000 روپے۔ کڑھائی -/1100 روپے
ویسکوٹ S تا XXXL
رینبو فیشن ربوہ 0476214377

رانا سویٹ شاپ
رحمت بازار منڈی ریلوے روڈ ربوہ
کچوریاں، قیمے والا سموسہ، چکن والا رول
عمدہ اور لذیز مٹھائیاں شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کیلئے مال آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے۔
پروپرائیٹر: رانا اعجاز احمد: 0336-7625950

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
میاں حنیف احمد کامران
ربوہ 0092 47 6212515
28 لندن روڈ، مورڈن SM4 5BQ
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

FR-10